صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14 دسمبر 2012ء بمطابق 29 محرم الحرام 1434ہجری شام پانچ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

یَـٰٓأَیُّهَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ ٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ ذِكۡرً۬ا كَثِیرً۬ا0 وَسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً۬ وَأَصِیلاً0 هُوَ ٱلَّذِى یُصَلِّى عَلَیۡكُمۡ وَمَلَـٰٓٮِٕكَتُهُ ۥ لِیُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَـٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ‌ۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِینَ رَحِیمً۬ا0 تَحِیَّتُهُمۡ یَوۡمَ یَلۡقَوۡنَهُ ۥ سَلَـٰمٌ۬ۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرً۬ا كَرِیمً۬ا0 یَـٰٓأَیُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَـٰكَ شَـٰهِدً۬ا وَمُبَشِّرً۬ا وَنَذِیرً۬ا0 وَدَاعِیًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجً۬ا مُّنِیرً۬ا0 وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِینَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلاً كَبِیرً۬ا۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔ اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔ اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور': محترمہ نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 8۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سپلیمنٹری تو ہے لیکن سر منسٹر صاحب تو آج پھر موجود نہیں ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ منسٹر ہیں نہیں تو تنولی صاحب! پھر کیا کریں؟ حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: یہ اگر آپ منسلکہ (z) پہ، اس نے (d) لکھا ہے، (d) پہ دیکھیں تو ملازمین کی موجودہ عمر اس نے بتائی ہے 63 سال، 61 سال، 66 سال، 63 سال تو یہ کس قانون کے تحت 60 سے آگے بڑھ گئی؟

جناب سپیکر: ابھی کیا کریں؟

محترمہ نور سحر: کوئی فائدہ تو نہیں ہے۔ اس طرح منسٹر صاحب آج پھر بھی نہیں آئے، آپ کے کہنے کے باوجود بھی نہیں آئے، بس اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ تین کوئسچنز ہیں سر، تینوں کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، ایک منٹ ذرا، اس کوئسچن پہ ابھی پینڈنگ کریں یا ڈیفر کریں؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .It is kept pending, ji آگے نور سحر صاحبہ، Again سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: آپ ہی کوئی ریلیف دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ریلیف نہیں ہے۔ Next جی کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: 45 ہے سر لیکن سر اگر اسکو کمیٹی میں بھیجا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ تو چھ مہینے بعد۔

جناب سپیکر: یہ تو وہی، وہی چیز ہے نا۔

محترمہ نور سحر: یہ تو چھ مہینے بعد سر کوئسچن آتا ہے، پھر بھی منسٹر صاحب نہیں ہوتے تو پھر ہم کیا کریں اس کوئسچن کا؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی صبر کریں، Question / Answer نہیں ہوا ہے۔ نہیں ابھی جب تک کوئسچن ایڈمٹ نہ ہو جائے، Answer نہ ہو جائے تو اس میں ضمنی سوال نہیں آ سکتا۔

محترمہ نور سحر: سر، چھ مہینے کے بعد کوئسچن آتا ہے پھر منسٹر صاحب نہیں ہوتے پھر آپ پینڈنگ کرتے ہیں، پھر یہ کب آئے گا؟ تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تاکہ وہاں پر اس کے متعلق بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی مرضی ہے، اگر ہاؤس چاہتا ہے تو۔

محترمہ نور سحر: سر تین کوئسچنز ہیں، تینوں کو ریفر کر دیں۔

میاں افتخار حسین خان (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: دا هغه وزیر دے چې دا تقریباً تقریباً په هر وخت کښې راغلے دے، نن نه پوهیږو چې څه وجه به وي؟ نو خیر دے که داسې یو ورځ نیمه مطلب دیکښې گزاره کیدے شي ورسره، بیخي ورله ورکوئ مه او مطلب دا دے که کیدے شي نو هغې کښې ورته دا پینډنگ کړئ۔

Mr. Speaker: This is also kept pending.

آگے جی نور سحر، دوسرا کوئسچن کیا، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر سر، ایک منٹ، 59۔

جناب سپیکر: جی۔

* 59 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر قانون از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مختلف محکمے لیگل کونسل کی کنٹریکٹ پر بھرتی کیلئے محکمہ قانون سے منظوری لیتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ نے کن کن محکموں کیلئے لیگل ایڈوائزر کی منظوری دی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ قانون نے گزشتہ پانچ سالوں میں جن محکموں کیلئے لیگل ایڈوائزر کی منظوری دی ہے، ان محکموں کے نام درج ذیل ہیں:

(1) محکمہ ماحولیات۔ محکمہ ہذا میں 10 لیگل ایڈوائزرز کی منظوری دی گئی ہے۔

(2) محکمہ بلدیات۔ محکمہ ہذامیں 9لیگل ایڈاوئزرز کی منظوری دی جاچکی ہے۔

(3) محکمہ مواصلات وتعمیرات۔ محکمہ ہذامیں 3لیگل ایڈوائزرز کی منظوری دی جاچکی ہے۔

(4) محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن۔ محکمہ ہذامیں 9 لیگل ایڈوائزرز کی منظوری دی جاچکی ہے۔

(5) محکمہ صنعت وتجارت وفنی تعلیم۔ محکمہ ہذامیں ایک لیگل ایڈوائزر کی منظوری دی جاچکی ہے۔

(تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی)

محکمہ صنعت وتجارت وفنی تعلیم کے قانونی مشیروں کی فہرست 2008تا2012

نمبر شمار	نام	محکمہ	نمبر	ماہانہ فیس	دورانیہ
1	گوہر رحمان	SDA	3973-79 05-05-2012	متعلقہ محکمہ اور محکمہ مالیات سے مقرر کردہ فیس	---

(6) محکمہ معدنی ترقی۔ محکمہ ہذامیں (2) دولیگل ایڈوائزرز کی منظوری دی جاچکی ہے۔

محکمہ مواصلات وتعمیرات کے قانونی مشیروں کی فہرست (2008تا2012)

نمبر شمار	نام	نمبر	ماہانہ فیس	دورانیہ
1	جناب نثار محمد خان خلیل	2960-70 09-04-2009	15000/-ماہانہ	ایک سال
2	جناب نثار محمد خان خلیل	70087-92 23-3-2012	15000/-ماہانہ	توسیعی مدت ایک سال
3	جناب نثار محمد خان خلیل	4990-09 28-03-2009	15000/-ماہانہ	---

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، اس میں انہوں نے ایک توجب اس سے پہلے میں نے کوسچن کیا تھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ ہم نے یہاں پر کوئی بھرتی نہیں کی جبکہ اب یہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم لیگل ایڈوائزر لیتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے جو وکیلوں کے نام تجویز کئے تھے، ان سے میں نے پوچھنا ہے کہ یہ نام آیا محکمہ قانون تجویز کرتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ خود تجویز کرتا ہے؟ اور فیس جو انہوں نے مقرر کی ہے تو ایک جگہ انہوں نے پندرہ ہزار لکھا ہے۔ دوسری جگہ پچاس ہزار، آخر میں پانچ ہزار، پھر جو پانچ ہزار کا وکیل ہوگا، وہ کیا ہوگا؟ وہ تو دوسری پارٹی سے پیسے لیکر اسی کیس کو ڈراپ کردے گا۔ تو یہ میں کہتی ہوں کہ یہ کس طرح قانون ہے؟ اندھیر نگری ہے کہ یہاں پر پچاس ہزار اور پانچ ہزار کا وکیل لگاتے ہیں تو پانچ ہزار کا تو وہی کام وہ

کرے گا جو اس کو دوسری طرف سے آفر آئے۔آخری Page پہ انہوں نے 'مائنز' کا وہ لکھا ہے، یہ معدنیات کا۔

جناب سپیکر: تو اچھا نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی بچت کر رہے ہیں؟

محترمہ نور سحر: تو سر، یہ بچت کیسی ہے؟ ایک جگہ پچاس ہزار دے رہے ہیں، دوسری جگہ پانچ ہزار دے رہے ہیں، پانچ ہزار جو ہے وہ 'مائنز' والے ٹھیکیداروں کے ساتھ اسکا واسطہ ہے۔

جناب سپیکر: Discrimination ہے؟

محترمہ نور سحر: جی۔ تو سر، یہ Discrimination نہیں ہے 'مائنز' کے ساتھ، ٹھیکیداروں کے ساتھ تو ٹھیکیدار اس کے ساتھ کیا کریں گے، آپ خود سوچیں؟

جناب سپیکر: چلیں سن تو لیں نا۔ پہلے آنریبل منسٹر صاحب جواب دیدیں۔

محترمہ نور سحر: جی ضرور۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Law, please.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ منسٹر صاحب، عبدالستار خان صاحب! جی سپلیمنٹری۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال بڑا اہم سوال ہے جس میں مختلف محکموں کی جو لیگل ایڈوائزرز کی بات کی ہے مختلف اضلاع میں لیکن اس کے ایک Page پہ آتا ہوں۔ یہاں پہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے قانونی مشیروں کی فہرست ہے جس میں ہمارے گورنر صاحب کو انہوں نے قانونی مشیر رکھا ہے، غالباً 2012 سے، تو کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک اس وقت ہمارا گورنر جو اس کا ہیڈ ہوتا ہے پورے صوبے کا، کیا وہ کسی ڈیپارٹمنٹ کا قانونی مشیر ہو سکتا ہے؟ اگر ہوا تو کیسے ہوا؟ اس کے بارے میں بتائیں۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ ایسا ہے سر کہ جہاں تک بی بی کے سپلیمنٹری سوال کا تعلق ہے تو لاء ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ Approving authority ہے، Approval دیتا ہے، اس کو جو ہے تین نام آتے ہیں Penal, department concerned بھجواتا ہے اور Fee بھی وہ خود Negotiate کرتے ہیں، ہم صرف ان تینوں میں سے دیکھ لیتے ہیں کہ جو Comparatively بہتر ہو تو اس کی Approval ہم دے دیتے ہیں۔ یہاں تک لاء ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ ہم خود As such نہیں Hire کرتے جب تک کہ چیف منسٹر صاحب یا ڈیپارٹمنٹس ہمارے پاس آئیں کوئی خاص کیس ہو، کوئی High

Hireوہ profile case ہو اور وہ ہم نے سپریم کورٹ میں یا ہائی کورٹ میں لڑنا ہو تو وہ پھر ہم لوگ کرتے ہیں لیکن جو اس لیول کے لیگل ایڈوائزرز ہیں، یہ ڈیپارٹمنٹ Propose کرتا ہے، We are only approving authority۔ جہاں تک ستار بھائی کا سوال ہے، گورنر صاحب کا نام اصل میں ان کے پینل کے اوپر ہے اور وہ ابھی، تو Definitely جب سے وہ گورنر صاحب بنے ہیں تو اس وقت سے تو یہ نہیں ہیں لیکن چونکہ پینل کا ہے، شاید یہ کہ سوال پہلے گیا ہو گا تو پرانی ایک لسٹ شاید آ گئی ہے تو ابھی تو نہیں ہے، مطلب ان کے اس۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ پرانا حساب کتاب ہے، ابھی نہیں ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> یہ حساب کتاب کی۔۔۔۔۔

<u>Minister for Law:</u> He is not, he is not being paid, ji.

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ایسے نہیں، ذرا کھل کے بات کریں۔ عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، یہ اگر آپ دیکھ لیں تو انہوں نے پہلے لکھا ہے 16-11-2008 سے 15-3-2008 تک، وہ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت تو ٹھیک ہے لیکن جو یہ 4 نمبر پہ ہے 20-7-2012، یعنی 20 جولائی 2012 سے لیکر دو سال کیلئے، یہ گریڈ 20 کا سرکاری ملازم بتایا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اور اس میں فرق ہے۔ ایک تو یہ 4 نمبر پر بیرسٹر مسعود کوثر صاحب، ان کو دو سال کیلئے رکھا ہوا ہے اور انہوں نے 20-7-2012، یہ ان کا ماہانہ فیس بتایا ہے پچاس ہزار روپے گریڈ 20 کے مطابق، وہ تو ابھی تک ہمارے ملازم ہیں اور دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب بیرسٹر مسعود کوثر 2 نمبر پر ہیں اور ان کو جی 15-3-2008 سے لیکر 16-11-2008 تک تنخواہ ہی نہیں دی گئی ہے، ان کی تنخواہ رہتی ہے۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

<u>جناب سپیکر:</u> جی اس میں۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں اس میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے سوالات کتنے سنجیدہ ہوتے ہیں، انکے جوابات کتنے سنجیدہ ہوتے ہیں؟ یہ تو اچھا ہے کہ گورنر صاحب زندہ ہیں اور ان کا نام آ گیا، ایسا نہ ہو کسی مردہ خانے سے کسی آدمی کو اٹھا کر اس کا نام یہاں نہ ہو۔ یہ بھی سنجیدگی سے ہو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: اس میں ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ نور سحر: اس میں ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: فوت ہو چکا ہے؟

محترمہ نور سحر: جی۔

جناب سپیکر: خیر Confirm کرتے ہیں گورنمنٹ سے۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: ایسا ہے سر کہ-----

جناب سپیکر: یہ کیا کہتی ہیں، مردوں کو بھی تنخواہیں دی جارہی ہیں؟

وزیر قانون: مجھے تھوڑا سا Explain کرنے کی کوشش کرنے دیں۔ ایسا ہے سر کہ پینل پہ نام گورنر صاحب کا پہلے سے چلا آرہا ہے۔ پینل پہ نام ہے لیکن جب سے گورنر بنے ہیں تو نہ وہ کیس لے سکتے ہیں اور نہ اس کی کسی قسم کی فیس لے سکتے ہیں۔ تو ایک قسم کا مطلب وہ نام تو پینل پہ رہے گا، اگر کل کو وہ گورنر پھر نہیں رہتے پھر دوبارہ Profession join کرتے ہیں تو May be وہ دوبارہ، مطلب ایک قسم کے لیگل ایڈوائزر ہوں گے اور پھر سے سلسلہ شروع ہو گا، لیکن اس وقت جو ہے یہ Suspend ہیں، یہ ساری ان کی جو مراعات ہیں (تالیاں) یہ Suspend ہیں ساری-----

جناب سپیکر: یہ غلطی ہوئی ہے ان سے، ڈیپارٹمنٹ کو ایسی غلطی نہیں کرنی چاہیئے، اس کو Serious لینا چاہیئے-----

جناب عبدالاکبر خان: سر ڈیپارٹمنٹ نے تو جواب دیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے تو جواب، آپ نے کوسچن کیا، آپ کے سیکرٹریٹ نے وہ کوسچن ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو سچن-----

جناب سپیکر: تو آپ کے خیال میں گورنر صاحب نے تنخواہ لی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! تنخواہ لینی نہیں ہے، ان کے ریکارڈ پر دو سال کیلئے یہ ہے-----

محترمہ نور سحر: سر! اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ پتہ چل سکے-----

جناب سپیکر: اگر کمیٹی کو-----

وزیر اطلاعات: آپ کی رولنگ کافی ہے۔ اگر کچھ بھی ہے تو یہ غلطی ہے، تو غلطی درست کرلے گا۔ بس یہ رولنگ کافی ہے۔

جناب سپیکر: میں وہی کہتا ہوں۔ جی آنربیل لاء منسٹر صاحب۔
وزیر قانون: مجھے اعتراض نہیں ہے، اگر یہ لوگ کمیٹی بھجوانا چاہتے ہیں، خوشی سے کر لیں۔
جناب سپیکر: نہیں کمیٹی میں کس لئے چلا جائے؟
مفتی کفایت اللہ: اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ وہاں پر۔۔۔۔۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور: نه نه، ښه شته نه پکښې، هسې۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی رحیم داد خان۔
جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی)}: سپیکر صاحب! تاسو رولنګ ورکړو، غلطي ده، هغه غلطي به ختمه شي۔ بس That's enough جی۔
جناب سپیکر: نه، دیکښې کمیټۍ ته د لیږلو څه Valid reason نه ښکاریږي۔
سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی): ښه نشته پکښې جي، تاسو رولنګ ورکړو۔ Already رولنګ ورکړے دے سر، رولنګ ورکړے دے تاسو سر۔
(قطع کلامیاں)
جناب سپیکر: جی آگے، نور سحر صاحبہ۔
محترمہ نور سحر: سر، اس کی تو بات ختم کریں نا؟
جناب سپیکر: وہ رولنگ میری آچکی ہے نا۔ ایسا گورنر صاحب کوئی دیکھا ہوگا جو Being Governor وہ تنخواہیں لے لیکن غلطی ہوئی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ سے غلطی ہوئی ہے اور آنریبل۔۔۔۔۔
محترمہ نور سحر: نہیں سر، اس کی بات نہیں کرتی ہوں میں، میں کہتی ہوں، سر اس کی بات میں نہیں کرتی ہوں، میں کہہ رہی ہوں سارے ڈیپارٹمنٹ کیلئے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: بس آپ بیٹھ جائیں۔ دوسرا کوئسچن کرنا ہے کہ نہیں کرنا ہے؟ ختم۔ دا دوه، دا نور، دا دوه ورسره شا ته نور هم دي۔ اس کا ذرا یہ جو غلطی جس سے ہوئی، لاء منسٹر صاحب اس کا ذرا نوٹس لے لیں کہ کس سے یہ غلطی ہوئی ہے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے سر۔
Mr. Speaker: Ji, honourable Noor Sahar Sahiba, other question?

محترمہ نور سحر: سر، یہ کوئسچن مجھے ابھی ملا ہے، چونکہ اس کو میں نے پڑھا نہیں ہے تو اس کو میں پینڈنگ کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کیا ہے اس میں؟

محترمہ نور سحر: سر، اس کو پہلے نہیں دیا تھا ایجنڈے پر، ابھی میرے ٹیبل پر پڑا ہوا تھا تو اس کو میں نے پڑھا ہی نہیں ہے۔ ابھی ملا ہے سر، ابھی ملا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: سر پینڈنگ آپ کریں گے یا یہ کریں گی؟

جناب سپیکر: (قہقہہ) مرضی ہے نا، ان کی مرضی ہے، میں تو ذرا رولز Relax کر رہا ہوں تو یہ تو سننا پڑے گا۔ جی۔

محترمہ نور سحر: سر بس میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں It`s kept pending۔ جی آگے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: حاجی ہدایت اللہ خان 12-14 کیلئے؛ حاجی نمروز خان صاحب 12-14 کیلئے؛ راجہ فیصل زمان صاحب 12-14 کیلئے؛ امجد خان آفریدی صاحب 12-14 کیلئے؛ واجد علی خان صاحب 12-14 کیلئے؛ عرفان اللہ خان درانی صاحب 12-14 کیلئے؛ جاوید عباسی صاحب 12-14 کیلئے؛ منور خان ایڈوکیٹ صاحب پورے اجلاس کیلئے؛ جناب سید مرید کاظم شاہ صاحب 12-14 کیلئے؛ کشور کمار صاحب 12-14 کیلئے؛ ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب 14-12 کیلئے؛ ارباب محمد ایوب جان صاحب 12-14 کیلئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 12-14 کیلئے؛ سید محمد علی شاہ باچا 12-14 کیلئے؛ ستارہ ایاز صاحبہ 12-14 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Call Attention Notice-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس جی یہ دو تین ہیں، یہ ختم ہو جائیں پھر آپ، جتنی مرضی ہے، بولیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میں ضروری پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، بولیں، بولیں۔ قلندر خان لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ جناب سپیکر، منگل والے دن مورخہ 11 کو یہاں جو ہماری ایک بات ہوگئی تھی، اس میں میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے پونے پانچ سال ہمیں بڑی عزت دی، بڑا خیال کیا اور بڑی Relaxation بھی دیتے رہے لیکن پتہ نہیں ہے کہ اب آپ تھک گئے ہیں یا ٹائم زیادہ ہوگیا ہے؟ اس دن بات یہی تھی جو ایسے ہی کوسچین کے اوپر چل رہی تھی، اس پر چونکہ جاوید عباسی صاحب اٹھ کر میری سیٹ پر آئے، انہوں نے کہا کہ واک آؤٹ کرتے ہیں، میں نے کہا کہ نہیں یو تھ اسمبلی آئی ہوئی ہے، نہیں کرنا۔ مجھ سے مفتی صاحب نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی، میں نے کہا یہ بات عباسی صاحب نے کہی ہے لیکن ہم نے واک آؤٹ نہیں کرنا۔ مفتی صاحب اٹھے، انہوں نے بات کی، ان کو آپ نے اجازت بھی دیدی، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے بات کرنی چاہی، آپ نے مجھے موقع نہ دیا۔ میں اس میں ذرا آسانی لانا چاہتا تھا، کوئی بات بھی کرتا لیکن آپ نے موقع نہ دیا تو مفتی صاحب نے واک آؤٹ کر دیا، ہم نے مفتی صاحب کے ساتھ، اپوزیشن سب نے واک آؤٹ کیا۔ جب ہم واک آؤٹ میں چلے گئے تو آپ نے آنریبل منسٹرز بھیجیں کہ انہیں آپ بلا کر لے آئے، ہم دس بارہ آدمی لابی میں آپ کے سامنے بیٹھے رہے اور آپ نے ہمیں اتنا بے حیثیت سمجھا کہ ہمارے لئے بالکل کسی کو بھیجا نہیں، ہم رات تک یہاں بیٹھے رہے اور اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا، جب شاہ حسین نے آپ کے علم میں بات لانی چاہی، تو آپ نے اس کو Sum up کیا اور کہا کہ سپیکر بول رہا ہے تو آپ اس میں مداخلت کیوں کر رہے ہیں؟ ہم وہ بھی سن رہے تھے، اس کے بعد جی پھر آپ کا بیان بھی آگیا کہ یہ جو لیگی لوگ ہیں، یہ اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری، ہماری تو نہیں ہے اس ہاؤس کی، اس august House کی بڑی بے عزتی ہوئی اور اس کے ساتھ ہم ممبرز جو ہیں، ہماری کوئی حیثیت ہے ہی نہیں، لودھی کی کیا حیثیت ہے؟ وہ تو کچھ نہیں ہے لیکن اس کے پیچھے جو ہیں، تین لاکھ آدمیوں نے اس کو ووٹ دیئے ہیں، اسی طرح ہم لوگ ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں جی، یہ ہمارے ساتھ بہت ہی زیادہ ہماری بے عزتی کی گئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اس بات کو لمبا نہیں کرتا، آپ نے ہمارے ساتھ جو وقت، جو جتنا بھی اچھا، اس کی تعریف تو ہم کرتے ہی کرتے ہیں، گاہے بگاہے لیکن آج آپ نے ہم پر بے جا سختی کی اور اس کی بھی میں نے یہاں پر بات کی ہے اور اس لئے آج پھر واک آؤٹ کرونگا۔

چونکہ میری جب حیثیت نہیں ہے یہاں پر بیٹھنے کی، اس لئے میں اس اسمبلی میں نہیں بیٹھونگا، جس وقت میری عزت نہیں ہے یا میرے دوستوں کی عزت نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یہ قلندر عباسی صاحب اگر میری وجہ سے کوئی بات ہوئی ہو۔ نہیں، میاں صاحب! آپ اس دن کیوں بولے کہ مفتی صاحبان کو لے آئیں۔۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین خان (وزیر اطلاعات): نہیں جی، ایسی بات ہوئی، میں نے آپ سے اجازت بھی چاہی لیکن مجھے یہ دکھائی نہیں دیا۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: دکھائی نہیں دیا، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وزیر اطلاعات: یو منټ۔ نہیں جی، یہاں پہ اپنے بھی پرائے بن گئے، یہ قیامت کا دن ہے نا، ہاتھ اور پاؤں بھی گواہی دیں گے، سینیئر وزیر صاحب بھی اور ہمارے۔۔۔۔۔

ایک آواز: سر، ان کو اتنا بڑا آدمی دکھائی نہیں دیا؟

وزیر اطلاعات: نہیں، بڑا آدمی مجھے دکھائی دیتا ہے لیکن وہ اپوزیشن کمرے میں نہیں تھے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ ابھی بسم اللہ پڑھیں، عبدالاکبر خان! آپ ان کے ساتھ جرگے میں جائیں۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اورنگزیب خان۔ آپ بھی تھوڑا جرگے میں جائیں نا، نہیں تھوڑا سا ان کے ساتھ جرگے میں شامل ہو جائیں۔ جرگے میں شامل ہو جائیں، جرگے میں شامل ہو جائیں۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی اورنگزیب خان۔ زر زر، شاباش جی۔

جناب اورنگزیب خان: چونکه زه د ګورنمنټ کالج حوالې سره خبره کول غواړمه جي چې کوم زمونږ په پیښور ښار کښې مخکښې نه زمونږه چې کوم تعلیمي اداري دی، په هغې باندې دهشت ګردئ په وجه باندې جي چې کوم لوړ دے، دغه شان زما حلقه کښې ګورنمنټ کالج چې په هغې کښې د تیر شوې ځلورو

پینځو میاشتو نه مسلسل مونږ سره، کله پرنسپل وائی سبا راشئ، د دې ماشومانو داخلې به کیږی-----

جناب سپیکر: تاسو چرته روان شوئ، تاسو هم واک آؤټ باندې لاړئ که څه کوئ؟

جناب اورنگزیب خان: سپیکر صاحب! لږ توجه مو را کړئ جی۔

جناب سپیکر: جی د دې نه هم یو اهمه مسئله ده۔ بدعا هم راپسې شروع ده، ما او تا پسې۔ هغه سړک باندې خو مونږ شروع وو خو ستا حلقه کښې دلته یو سړک باندې اوبه ولاړې وی، هغه د تبلیغی جماعت سره، د هغې د پاره هم یو دوه خبرې وکړه-----

جناب اورنگزیب خان: هغه جی ما بشیر خان سره خبره کړې وه، خدائے د د هغوی عزت وکړی، هغوی ډی سی او ته په هغه ټائم باندې اووئیل او ان شاء الله تعالیٰ-----

جناب سپیکر: کوم دے دا ریلیف، همایون خان!-----

جناب اورنگزیب خان: د هغې باره کښې بشیر خان به تاسو له جواب درکړی-----

جناب سپیکر: لږ یو دوه منټه-----

جناب اورنگزیب خان: د هغوی ډی سی او صاحب سره خبره شوې ده خو چونکه-----

جناب سپیکر: یو منټ کښینه، هغه جواب لږ ورکوی-----

جناب اورنگزیب خان: دا کومه مسئله ده؟ دا نن ما ته ډیره اهمه مسئله ده جی۔ په پښنور ښار کښې مخکښې نه زمونږ تعلیمی ادارو باندې ډیر زیات بوجھ دے، د دهشت گردئ په وجه باندې د ټولې صوبې نه کوم آئی ډی پیز یا کوم خلق راغلی دی، په پښنور ښار کښې آباد دی-----

جناب سپیکر: بالکل۔

مسئلہ استحقاق

جناب اورنگزیب خان: نن که مونږ د پیښور ښار تعلیمی اداري وګورو نو زمونږ بچي هغې کښې سراسر نظر انداز کیږی۔ د فرسټ ایئر داخلې چې د هغې تقریباً درې څلور میاشتې وشوې چې د هغې نه مسلسل ګورنمنټ کالج ته ځو، کله هغوی مونږه ډائریکټر صاحب ته لیږی، چې ډائریکټر صاحب ته لاړ شو هغه مو منسټر صاحب ته ولیږی ، منسټر صاحب مو هم بیا ډائریکټر صاحب ته ولیږی او هغه مو هم بیا ګورنمنټ کالج ته ولیږی جی۔ نن زما د حلقې دا پوزیشن دے چې زما سوؤنو ماشومانو ته په فرسټ ایئر کښې داخلې ملاؤ نه شوې۔ زهٔ تاسو ته دا ریکویسټ کوم چې تاسو په دې باندې نوټس واخلئ چې مونږه چې دیکښې مخکښې پرنسپل صاحب دا اووئیل چې مونږ سره سیټونه نشته، وزیر اعلیٰ صاحب ته مونږه کښیناستو، هغوی مونږ ته 540 سیټونه راکړل ګورنمنټ کالج د پاره جی، په دغه دوران کښې دوئ ماسره دا Commitment وکړلو چې یره کم از کم 140 کسان چې کوم دی، دا به مونږه په پی ایف ون نه، د پی کے ون نه، مونږه به دوئ ته ایډمشن ورکوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: دا دوئ تاسو لږ Receive کړئ کنه، زمونږ مشران راغلل۔ *لودھی صاحب آ گئے، ان کو ذرا اچھی طرح Receive کریں۔ مفتی صاحبان کی وجہ سے رہ گئے تھے اور آج وہ بھی ساتھ شامل ہو گئے۔*

جناب اورنگزیب خان: نو جناب سپیکر صاحب، د نن تاریخ پورې هغه یو ماشوم ته هم داخله ملاؤ نه شوه۔ په ګورنمنټ کالج کښې یو داسې ماحول جوړ دے چې هغوی خپل څه کسان ساتلی دی، مونږه ځو هلته منتونه سوالونه کوؤ، مونږ ته ایډمشن نه ملاویږی، بهر داسې Touts ګرځی چې هغوی بیس او پچیس هزار روپئ اخلی او هغوی هلته ماشومانو ته، د فرسټ ایئر هلکانو ته هلته ایډمیشن ملاویږی۔ زه تاسو ته، دې اسمبلئ ته دا ریکویسټ کوم چې مهربانی وکړئ د دې ګورنمنټ کالج دا ټول ریکارډ دلته راواوغواړئ یا کوم کسان په میرټ کښې دی او زما د میرټ کسانو ته ایډمیشن نه ملاویږی، زما د پیښور ښار بچو ته

ایډمیشن نه ملاویږی او د بهر نه خلق راځی، هغوی ته ایډمشن په بیس او په تیس هزار روپو باندې ملاویږی نو زهٔ خو په دې باندې پخپله هم نن احتجاج کوم او تاسو ته هم دا خواست کوم چې اخر زمونږ سره دا وعده کړې ده چې لکھا پڑھا پښتون، خوشحال پختونخوا چې نن په پیښور ښار کښې زما بچی د تعلیم نه پاتې دی، نن په پیښور ښار کښې زما بچی ته ایډمشن نه ملاویږی نو دغه څنګه به دې خپل قوم، دې خپلو بچو ته مونږ د کوم طرف نه تعلیم ورکوؤ، د کوم طرف نه به مونږ دوئ نه ښه انسانان جوړوؤ؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ما ته اجازت دے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب، یو خو به د دې جواب هم ورکوئ او بل همایون خان! ستاسو آفس کښې د دوئ یو چیک پروت دے، د دغه پجګی روډ د Repair، هغه لږ زر Release کړئ۔ اور دوسرا میاں صاحب، یہ جو ایجوکیشن کے بارے میرے معزز رکن، ان کی بات صحیح ہے، کافی۔۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: سپیکر صاحب، زهٔ سحر روان یم نو تاسو ته مې اووئیل چې مهربانی وکړئ، زما حلقې د بچو داخلې په باره کښې، او اتھاره هزار روپئ ما خپله دوئ ته ورکړې چې ما وئیل یره تاسو مهربانی وکړئ د دوئ ایډمشن وکړئ خو نن تاریخ پورې هغه یو هلک ته ایډمشن ملاؤ نه شو، برائے مهربانی د هائر ایجوکیشن کوم ډائریکټر چې دے، د هغه نه د جی تپوس وشی، کوم چې د ګورنمنټ کالج وائس پرنسپل دے، د هغه نه د تپوس وشی چې اخر زمونږه هلکانو ته په کالجونو کښې په پیښور ښار کښې داخلې نه ملاویږی نو زما د پیښور ښار دا بچی به کوم ځائے ته ځی او چرته به جی تعلیم حاصلوی؟ دا د مهربانی وکړی سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب! ایک بہت سخت بات میرے معزز رکن بتا رہے ہیں کہ یہ Allegation، Allegation تو میں نہیں کہونگا لیکن شاید ان کو کسی نے بتایا ہوگا، اس کی ذرا تحقیق ہونی چاہیئے، اگر واقعی پیسوں پہ ایڈمشنز ہو رہے ہیں تو زیادتی ہے، ویسے ان کی ذرا تسلی کر لیں جی۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، ایسا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے، یہ تو معزز ممبر ہیں اور شاید ان کو معلومات ہوں تو اس حوالے سے بات کی جا رہی ہے، ہم تو ہر صورت میں اس پر ایکشن جو یہ بتا رہے ہیں، ہم اس کے

مخالف ہیں، رشوت ہو یا میرٹ پہ کسی کا ایڈمشن نہ ہو اور پیسوں پر ایڈمشن ہو، یہ تو کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایک طریقہ کار ہے کہ یہ خود جو ہے، کمیٹی کے حوالے سے یہ بات ہو اور یا کوئی ایسا کچھ مجھے بتادیں کہ کس طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ لوگ Agree کرتے ہیں تو ہائر ایجوکیشن کمیشن کی کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

وزیر اطلاعات: میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ اپنے جو اس کے ساتھ ثبوت ہیں، وہ بھی لے آئیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی، وہ تو کسی طرح چیلنج بھی ہو سکتا ہے۔ میرٹ کے حوالے سے تو بالکل واضح ہے، وہ تو دیوار پر لگا ہوتا ہے اور ہر ایک کے نمبر ہوتے ہیں کسی کو اگر بائی پاس کیا جائے تو وہ از خود آج کل عدالت چلے جاتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہیں کہیں جائیں، اگر ایسی کوئی اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور یہ اسمبلیاں ہیں، تو بالکل یہ آپ کمیٹی کے پاس بھیج دیں، Scrutiny ہو گی، سچ مچ میں اگر یہ واقعہ سچ ثابت ہوا تو پرنسپل کو بھی سزا دیجائے گی، اس کے ساتھ میں ایک اضافہ کرتا چلوں ضرور کہ گورنمنٹ کالج کی آج سے دو سال قبل پوزیشن کافی بہتر تھی، آپ ریکارڈ پہ دیکھیں کہ اسلامیہ کالج، ایڈورڈ کالج سے اس کا ریزلٹ جو تھا وہ کافی بہتر تھا، بد قسمتی سے یہ دو سالوں میں بجائے اس کے کہ پوزیشن اچھی ہوتی وہ گرتی چلی جا رہی ہے۔ تو ایک ایڈمنسٹریشن کی بھی اس حوالے سے نگرانی ہونی چاہیئے، اگر یہ بات ہے تو اس کی بھی Scrutiny ہونی چاہیئے، مزید بھی اس پہ چیک ہونا چاہیئے کہ سٹینڈرڈ اونچا تھا تو نیچے کیوں گرا اور کس طریقے سے گرا تاکہ اس کو دوبارہ بحال کیا جا سکے۔

Mr. Speaker: The privilege motion, moved by the honourable Member, through point of order may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The verbal privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، پوائنټ آف آرډر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عطیف الرحمان: وزیر صاحب خو جی ډیر صحیح جواب ورکړو، زۀ په دې کښې یو خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: بس جی اوس خو کمیټئ ته لاړو جی۔

جناب عطیف الرحمان: نه جی----

جناب سپیکر: تاسو به راشئ ورکښې کنه۔

جناب عطیف الرحمان: بس جی زۀ دیکښې دومره وئیل غواړمه چې دیکښې چې لیجسلیشن کیږی کنه جی، نو په هغې باندې بیا وخت تیریږی نو مهربانی د دا وکړې شی داسې ده چې یو څیز کمیټۍ ته لاړ شی بیا میاشت پس په هغې باندې میټنګ راغوښتلے کیږی نو ښه خبره دا ده چې یو ټائم د ورته فکس کړے شی چې په هغې کښې Scrutiny د ورته جوړه شی نو دا به ښه خبره وی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی۔ اس کیلئے متعلقہ کمیٹی کا اجلاس اسی ہفتے میں بلایا جائے اور اس میں عطیف خان اور یہ سارے ممبران صاحبان جن کی شکایتیں ہیں ہائر ایجوکیشن سے، وہ بھی بلائے جائیں، مدعو کئے جائیں۔ سب کو مدعو کیا جائے۔ جی غلام محمد صاحب۔ جی جی، بسم اللہ۔

جناب غلام محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے چترال کے لواری ٹنل کے حوالے سے ایک اہم بات حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری لاشیں، ہمارے بیمار گزشتہ تین دنوں سے لواری ٹاپ میں پھنسے ہوئے ہیں اور آج بھی روڈ بند ہے۔ کم از کم گورنمنٹ کو، فیڈرل گورنمنٹ سے Case take up کیا جائے اور جلد سے جلد اس روڈ کو کھولا جائے۔ سر، ہفتے میں تین دن کیلئے یہ روڈ، لواری ٹنل کو ہماری عام ٹریفک کیلئے کھول دیتے ہیں----

جناب سپیکر: دې سرې خو ریزولیوشن راوړے دے۔

جناب غلام محمد: تین گھنٹے کیلئے، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب Already ایک ریزولیوشن لائے ہیں، ابھی ہاؤس سے پوچھیں گے اس بارے میں، اگر ہاؤس اجازت دے گا تو پھر کریں گے لیکن تھوڑا سا، یہ دو پوائنٹس ہیں، خالی یہ نمٹنے دو پھر اس پہ بات کرینگے۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر!----

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔ ابھی اس پر آپ، ریزولیوشن اس پر آ رہی ہے۔

جناب غلام محمد: شکریہ جناب سپیکر----

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: Ji, Jafar Shah Sahib, to please move his call attention notice No. 824.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 'مین' دریائے سوات اور ملحقہ اطراف کے چھوٹے دریا اور ندیاں اس وقت سخت ماحولیاتی آلودگی کا شکار ہیں جس سے پورا ماحول آلودہ ہو رہا ہے اور علاقے میں جان لیوا بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ہر سال ہزاروں لوگ اس سے متاثر ہو رہے ہیں جبکہ یہ رفتہ رفتہ آبپاشی کیلئے بھی ناقابل استعمال ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، ان دریاؤں کا پانی چند سال پہلے صاف ستھرا اور حتیٰ کہ پینے کے بھی قابل تھا لیکن ان دریاؤں کے آس پاس رہائشی آبادیوں کے مکین گندہ پانی اور نکاسی آب کے پورے نظام کو اس کے ساتھ مربوط کرتے ہیں جس سے پانی آلودہ ہو کر زہریلا بن جاتا ہے اور آبپاشی کے بھی قابل نہیں رہتا۔ علاقے کا حسن اور فطرت تباہی کی طرف جارہی ہے اور قدرت کا یہ حسین تحفہ مصیبت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ صحیح اور ضروری نکاسی آب کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ گھمبیر صورت اختیار کر رہا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں پورے اقدامات اٹھائے اور اس آلودگی کے تدارک کیلئے قابل عمل منصوبہ بنا کر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرلے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سینیئر منسٹر، جناب بشیر بلور صاحب۔ یہ تو۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! دا جعفر شاہ صاحب چې کومہ خبرہ وکړہ، دې بارہ کښې پرون نہ هغه بله ورځ مونږہ پہ کیبنټ کښې هم دا ډسکس کړې وہ چې دې دریابونو کښې داسې گند وی، دا ټھیک خبرہ دہ چې دیکښې Environment هم خرابیږی او ډیر زیات خلقو تہ تکلیف هم دے او بیا خالی ستاسو پرابلم نہ دے دا ټول، زمونږ خپل د پیښور هم پرابلم دے۔ تاسو وگورئ دا زمونږہ دا نهرونہ چې دی، پہ هغې کښې دا سیوریج پائپونہ خلقو ورکړی دی، د دې د پارہ مونږ هلتہ ان شاءالله دا کوشش کوؤ، یو فیصلہ مو دا وکړلہ چې آئندہ د پارہ څوک بہ هم تقریباً دوسو فټ دریاب نہ بہ اخوا کور جوړوی۔ بد قسمتی دا وہ چې دا مخکښې حکومتونو کښې خلقو د دریاب د پاسہ او دریاب کښې دننہ خلقو کورونہ جوړ کړی دی، اوس دا فیصلہ شوې دہ Officially قانون مو جوړ کړو چې دو سو فټ د دریاب نہ اخوا بہ کور جوړیږی

او بیا پندره سو فټ چې هم جوړوی څوک نو هغه به Special permission په 'تهرو' ملاویږی نو دا اختیارات مونږه ډپټی کمشنر، پرون نه هغه بله ورځ مونږ فیصله کړې ده یا به ډپټی کمشنر ته حواله کوؤ یا به ټی ایم او ته حواله کوؤ چې هغه به د دې نګرانی کوی او چې Already کوم داسې دی، ان شاءالله د دې د پاره هم څه داسې، ADP کومه Next چې ده، کښې به اچوؤ چې دا ټولې اوبه چې دی، دا دریاب ربنتیا خبره ده چې زمونږه د دې سوات او بیا کالام دا خو د سویټزرلینډ په شان زمونږه علاقې دی، که دلته کښې هم داسې حالات پیدا شی نو ډیر زیات، زمونږه ټورسټس ته به هم ډیر پرابلمز وی او خلق به هم نه ځی او هلته په اربونه روپۍ خلقو خپلو هوټلو کښې لګولې دی، هغه هم داسې پاتې کیږی۔ ان شاءالله مونږه Next ADP کښې ضرور دا به اچوؤ، د دې د پاره به څه بندوبست کوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: نه نه، ودریږه دې پسې جی۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور، 830۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور اس پہ سر بات کرنے سے پہلے یہ ابھی آپ نے ماشاء اللہ ایک نئی اصطلاح Verbal motion والی Introduce کی ہے سر، تو سر ابھی رولز آف بزنس دیکھ رہا تھا، اس میں Verbal motion مجھے نہیں مل رہی، تو میں نے کہا سر اس پہ بھی کسی وقت مجھے بتادیں سر، تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع ڈیرہ میں پچھلے سال سے محکمہ تعلیم میں بھرتیاں روکی ہوئی ہیں، اگر ایک طرف مختلف عدالتوں میں کیسز ہیں تو دوسری طرف نئی بھرتیوں کی آڑ میں بھی حکم امتناعی آرہا ہے۔ اس مسئلے پر مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ضلع ڈیرہ میں گزشتہ دور حکومت میں کچھ بھرتیاں ہوئی تھیں جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں تھیں۔ اس پر سر، میرا ایک سوال نمبر 31 تھا جو کہ کمیٹی کو ریفر ہوا۔ کمیٹی میں اسکی رپورٹ آئی اور اس سلسلے میں انکے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی۔ ہمارے جو اس وقت سیکرٹری قانون ہیں، وہ اس وقت سیکرٹری تعلیم تھے اور انہوں نے بڑی جانفشانی سے اس پہ کام بھی کیا۔

مسائل سر، اس وقت آ گئے کہ جب ایک ایڈمنسٹریٹیو آرڈر کو یہ سمجھا گیا کہ یہ Political motivated ہے اور اس کے بعد وہ تمام اساتذہ جو تھے، وہ گروپ کی شکل میں مختلف عدالتوں میں چلے گئے، ہائی کورٹ، ٹریبونل، سپریم کورٹ، لیکن جب سپریم کورٹ میں بھی اس کے خلاف فیصلہ آیا تو اس کے بعد ہائی کورٹ نے ان کو Stay دے دیا۔ میری سر، گزارش اس میں یہ ہے، ان اساتذہ کا ایک وفد آپ سے بھی جب آپ کنڈی صاحب کی دعا کیلئے گئے تھے، ملے تھے اور وقتاً فوقتاً مختلف وزراء صاحبان سے بھی ملے ہیں، میرے پاس بھی آئے تھے اور ڈی آئی خان کے حوالے سر، یہ کافی Burning issue ہے، ان میں کئی اساتذہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہمیں، جو ٹریبونل کا فیصلہ ہے اور جس میں گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ آپ کوالیفائیڈ ٹیچرز جو ہیں، آپ ان کو Reappoint کر لیں، انہوں نے Reinstatement کی بات نہیں کی، Reappoint کیلئے، مطلب ہے کوئی اس کا Financial burden بھی اتنا As such نہیں تھا کیونکہ پوسٹیں تو Already sanction ہیں۔ اس حوالے سے سر، میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ اب اساتذہ جو ہیں وہ بھی یہ عدالتوں کے چکروں سے تھک گئے ہیں اور ہمارے لئے مسئلہ اس پر یہ بنا ہوا ہے کہ ہم وہ سیٹیں تو چھوڑیں جو اس دور حکومت میں نئے سکولز 'اپ گریڈ' ہوئے ہیں، مطلب ہے صرف میرے حلقے میں بیس بائیس سکولز نئے بنے ہیں، ان سکولوں کے حساب سے اگر پورے ضلع ڈیرہ میں دیکھیں تو سو سے اوپر نئے سکولز آئے ہیں اور ان سکولوں میں بھی بھرتیاں نہیں ہو رہی، تو میری سر گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ مہربانی کریں، یہ ایک کافی پیچیدہ مسئلہ ہے، اس اسمبلی کے فلور پر یقیناً اس کا حل اتنا آسانی سے نہیں ہو سکتا لیکن اگر آپ مہربانی کریں اور اس کو دوبارہ اسی کمیٹی کو ریفر کر لیں تاکہ ان کی جو اپیل ہے اور انکی شنوائی بھی ہو سکے اور اگر ان کی باتوں میں جان ہے، وزن ہے تو پھر یہ ہو سکے تو اس کا کوئی مناسب حل تجویز ہو سکے تاکہ ضلع ڈیرہ میں جو تعلیم کا ضیاع ہو رہا ہے۔ اس سے ہم بچ سکیں۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: گنډاپور صاحب چې څنګه Propose کوی نو دا خو ښه خبره ده څکه چې دا Already په سروس ټریبونل کښې هم دا په زرګونو پوسټونه دی او د دې څه حل رااوځی نه، نو که دا خپل ملګری پرې کښینی او څه حل ئے رااوکاږلے شی نو ډیره ښه خبره ده جی۔ کمیټئ ته د لاړ شی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ودریږئ جی، دا یو خبره ختمه شی، د هغې نه پس به بیا تاسو له ټائم درکړو۔ کال اټینشن باندې ډیبیټ نه کیږی جی۔

Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب یہ جو آپ نے پہلے بات کی، وہ 241 کے تحت جو سپیکر کی Residuary powers ہیں، اسکے تحت تو میں نے کیا لیکن یہ ایک اچھی پریکٹس نہیں ہے۔ ممبرز کو Written notices دینا چاہئیں کیونکہ ہم کوئی اچھی مثالیں قائم کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ہر Matter زبانی نمٹاتے جائیں تو پھر گورنمنٹ کیلئے بھی جواب دینا مشکل ہوتا ہے اور یہ ایک اچھی پریکٹس نہیں ہے، پارلیمانی اس میں یہ اچھی بات نہیں۔ جی شکور خان، حاجی شکور خان۔ جی بسم اللہ۔

<u>جناب فضل شکور خان</u>: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ډیره مهربانی جی تاسو موقع راکړه۔ سر، زه د خپلو مشرانو نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم د دې سټیج نه، زمونږ چارسده کښې نن سبا د پیپر مل یو ډیره غټه مسئله شروع شوې ده چې هغې زمکه باندې هاؤسنګ سوسائټی لګیا دې جوړیږی او هغه د هغه ځائے د خلقو حق تلفی پکښې کیږی۔ دې پیپر مل نه زمونږ مشرانو او د هغې علاقې د پړانګو د خلقو جی زمکه ورکړې شوې وه او Compulsory acquisition شوے وو جی، هغه وخت کښې 1960 کښې Some where، خو نن سبا جی هلته په هغه زمکه، ډیر په کم قیمت باندې نورو خلقو، راغلی دی د بل ځائے نه، د پیښور نه، د مردان نه او راغلی دی په هغې کښې هاؤسنګ سوسائټی جوړیږی او یو ډیره غټه مسئله چې کوم زما حلقه ده، هغې کښې جوړه شوې ده۔ زمونږه دا ریکویسټ دے جی چې دغه زمکه باندې د دوئ که هغې کښې جی څه بل څه سمال انډسټری جوړیږی نو زمونږ په هغې اعتراض نشته، که هغې کښې ګهی مل جوړیږی، هغې کښې ماچس فیکټری جوړیږی نو زمونږه په هغې اعتراض نشته خو په هغې جی هاؤسنګ سوسائټی اجازت ورکول بالکل زمونږ د علاقې سره زیاتے دے۔ دا

دغې خلقو چې دا زمکه ورکړې ده، د دغې ځائے د آبادئ د پاره ئے ورکړې ده چې دلته به کاروبار دغه شی نو زما دا خواست دے چې حکومت د دې سلسله کښې یوه کمیټی جوړه کړی، د دې مسئلې د حل راوښکلے شی، هلته انتقال د پاره جی زه معذرت غواړم خو زه به دا خبره کومه چې یو سینیټر صاحب راغلے دے او د محکمه مال افسرانو ته دا وائی چې زه د 'فیوچر' سی ایم یم او تاسو به دلته، تاسو به دا انتقال خامخا کوئ۔ بل هلته خلق راغلی دی چې هغوی، دا معذرت سره جی، خو ستاسو سینیټر صاحب دے، غلام علی صاحب، هغوی راغلی دی او هغوی دا خبره کړې ده۔ بل زمونږ د طرف نه هم داسې مشران شته چې هغې کښې هلته، زما خواست هم دا دے جی چې دا څیز د کنټرول کړے شی ګنی د دې نه به په چارسده کښې یوه ډیره لویه مسئله جوړه شی او هلته به زمونږه د کنټرول نه، د لاء اینډ آرډر سیچویشن به جوړیږی جی۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسې ده جی، د دې د 'بیک ګراونډ' نه څه لږ ډیر زه خبر یم ځکه چې دا عدالتی مسئله ده۔ دا چې څنګه زما ورور شکور خان اووئیل چې یره دا پخوا چرته Sixties کښې به Compulsory acquisition شوے وی، دغه به شوے وی، په هغه وخت کښې خو نیشنلائزیشن وو، انډسټری نیشنلائز شوې وه، هغه دور وو، زما خیال دے کیدے شی چې د ایوب خان دور وو، یعنی یو دغه شوے وو نو اوس داسې شے دے چې دا انډسټری دغلته فیل شوې وه او ډیر وخت نه داسې پرته وه، نو دا بیا نیلام کړې شوه بلکه دا Proper ،Liquidation process د دې په هائی کورټ کښې خپل جج وی، د هغې Liquidation proceedings کیږی نو هائی کورټ د جج په مشرئ کښې دا ورته اووئیلې شو چې یو Liquidation proceedings اوچلیدلو، دا هر څه Liquidate شو، دا نیلام شو، دا پرائیویټ پارټی دا ټول Assets, liabilities هر څه چې کوم دی، دا شفټ شو، هائی کورټ هغوی له خپل Judgment through ورکړل نو بیا په دیکښې دا خبرې، چا یو نوم اخستے چا بل نوم اخستے، داسې نومونه پکښې راتلل نو ما ته بیا چیف منسټر صاحب اووئیل چې یره که دا هر څوک وی خامخا به په دیکښې اپیل باندې ځئ نو

هغه مونږ د دې خلاف سپريم کورټ ته تلي يو او اميد دے ان شاءالله چې يره په ديکښې څه بهتره فيصله به راشي۔

<u>جناب فضل شکور خان</u>: په ديکښې هغوی سپريم کورټ ته تلی دی، بيا-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکور خان، څه شے جی؟

<u>جناب فضل شکور خان</u>: زما ريکويسټ دا دے چې څنگه منسټر صاحب اووئيل چې دوئ سپريم کورټ ته تلی دی نو بيا هلته جی ډيويلپمنټل کار هغوی شروع کړے دے، هغوی Ploting شروع کړے دے۔ سرکونو د پاره ئے شينگل مينگل اچولی دی، دغه څيز خو د بند کړے شي۔ Even د هغوی سره NOC نشته، د ډسټرکټ گورنمنټ NOC ورسره نشته، د هغې باوجود هغوی کار کوی۔ د دې خبرې د جواب را کړے شي۔

<u>جناب سپیکر</u>: دې Forcefully requisition کښې هغه پراپرټی ټرانسفر کيږی؟

<u>وزیر قانون</u>: داسې ده جی، ما گزارش دا وکړو چې هغه خو پخوانئ خبرې دی جی کنه، لکه Sixties کښې چرته به هغه وخت کښې خو نيشنلائزيشن پاليسی وه، هغه پرائيويټ فيکټرئ ختمې شوې يا هر څه، هر دور چې وو اوس نه يم خبر ترې خو اوس خو لکه دا لکه نيلامی شوې ده اوپن آکشن شوے دے او د هائی کورټ په سرپرستئ کښې شويدے، بيا پکښې خلق Litigation کښې هم تلی دی، بيا د دغې پرائيويټ پارټئ په حق کښې فيصله شوې ده، د گورنمنټ خلاف شوې ده نو گنی مونږه هم داسې وايو چې يره With certain condition زما په خيال کښې چې دوئ دلته خپله انډسټری شروع کړی او داسې شته هم پکښې چې بعضې ځائے کښې به دوئ انډسټری کوی او بعضې ځائے دوئ کالونيز وغيره جوړولې شی، داسې ټائپ فيصله ده خو دوئ چې څنگه اووئيل چې اصل کښې هلته زمونږه لا تاريخ نه دے لگيدلے، زمونږه Early hearing د پاره په هغې کښې Application هم شته چې دا بنچ ولگی نو هله به مونږه د Stay ملاويدو کوشش کوؤ خو فی الحال زه دوئ ته دا ايشورنس ورکوم چې ډی سی او صاحب ته مونږه دا اووايو چې يره په دې باندې که دغلته څه کار روان وی نو دا به ان شاءالله بند شی۔

جناب سپیکر: چې څه Activity ده، دا به بند شي۔

وزیر قانون: دا به بند کړو، او جی۔

جناب فضل شکور خان: د انتقالونو باره کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه هغوی خو درته اووئیل کنه، ایشورنس ئے درکړو چې څه Activity شروع ده، هغه به بند کړو۔

جناب فضل شکور خان: دا د انتقالونو خبره ما کوله جناب سپیکر، هغه ډیره ضروری وه۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکور خان، دا دوئ چې، گورنمنټ تاسو ته ایشورنس درکړو چې څه Activity ده، هغه به مونږه بند کړو، ډی سی او ته به اووایو کنه، نو بس دا کافی ده، دې باندې چې عمل وشی نو دا دومره به بس وی جی۔۔۔۔

جناب فضل شکور خان: سر، دا انتقالونه خو د بند کړی کنه۔

جناب سپیکر: نو دې ته زه دا دے راغلم۔ (سیکرٹری اسمبلی سے) امان الله خان! دا دیکښې خو ډیر دغه دی، دا مخکښې دا دوئ چیمبر ته راغلو او بشیر خان دی تاسو، (مداخلت) ودریږه جی دا کلیئر کوؤ ئے کنه۔ (مداخلت) ودریږه جی ایک منٹ ذرا صبر کریں ایک Matter جاری ہے، لیجسلیشن تھوڑی سی، پانچ سال میں اتنا نہیں سیکھا؟ یہ ضروری آئٹم ہے آج کے دن کا، تو میں ہاؤس سے پوچھوں گا کہ یہ کمیٹی کو، جی بشیر خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا خو پیش کړئ نو بیا به هغه مونږ فیصله کوؤ چې کمیټئ ته ئی استوؤ که نه؟ جی دا پیش خو د کړی ټیبل شوے دے که نه جی؟ ما ته خو پته نشته، ټیبل کړئ نو بیا به مونږ کمیټئ ته ئے استوؤ۔

جناب سپیکر: ټیبل شوے دے جی، نه۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ټیبل شوے نه دے۔

جناب عبدالاکبر خان: Consideration Stage ته منسټر صاحب پریږدوئ۔

جناب سپیکر: او جی، زما خیال دے دغه به پکار وی۔ هم دغه Consideration ته به لاړ شو جی۔

مسودہ قانون کوزیر غور لانے کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا طبی پیوندکاری ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2012)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regularity Authority Bill, 2012, may be taken into consideration at once.

محترمہ نور سحر: سر، Objection, please۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ چی هغه 'موؤ' کړی کنه۔

محترمہ نور سحر: سر چې هغه 'موؤ' کړی، بیا خو د هغې فائده نشته جی۔

جناب سپیکر: د هغې نه پس د رنه تپوس کوم بیا پکښې پا خیږئ۔

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): On behalf of honourable Health Minister, I wish to present the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority Bill, 2012, for consideration of this august House forthwith. Thank you.

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی، ودریږه د هغې امنډمنټس دی پکښې۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یو منټ جی، یو منټ، دا ګورئ چې څوک په دیکښې۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا خو هغوی ټیبل کړو، دوئ به خبره وکړی، زه به هغې باندې جواب وکړم، بیا به چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ودریږئ جی، دا د موشن سټیج دے کنه؟

سینئر وزیر (بلدیات): او کنه جی، او دیکښې خو دا امنډمنټ نشی په دې پیش کولے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں موشن پیش کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ (شور) میں نے کہا کہ جب کمیٹی کے حوالے کریں گے تب ہی جب کمیٹی کی رپورٹ آئی گی تو پھر کلاز بائی کلاز Consideration ہو گی نا، ابھی آپ بات کس لئے کر رہے ہیں جب آپ موشن موؤ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، کیا خیال ہے؟

وزیر قانون: جی میں تو 'لیگل' بات کروں گا جس نے امنڈمنٹ 'موو' ہی نہیں کی، اس کا تو حق ہی نہیں بنتا بات کرنے کا، تو یہ تو اگر یہاں پر ہمارے بڑے یہ Concession دے رہے ہیں تو They should be obliged لیکن بہر حال جو بشیر خان پھر جیسے سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ودریږه دوئ پسې بیا تاسو اووایئ جی او یا ودریږه مفتی صاحب! اووایئ بیا تاسو اووایئ جی۔ مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو بل ہمارے سامنے آج Passage Stage پر ہے جی، اس کے اندر دو تین باتیں بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور خاصکر اس کا آرٹیکل نمبر 5 اور آرٹیکل نمبر 6۔ آرٹیکل نمبر 6: Donation of the human organs after death، زه یو خبره کوم۔ اس سلسلے کے اندر ہم آپ کے چیمبر میں آئے تھے جی۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ ڈیٹیل میں جا رہے ہیں جی۔

جناب سپیکر: نو دا ولې تاسو خامخا ډیټیل ته روان یئ؟

مفتی کفایت اللہ: اس بارے میں ہماری گزارش ہے جی۔

جناب سپیکر: گزارش۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ہماری یہ گزارش ہے کہ آپ اس کو پہلے سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں اور سلیکٹ کمیٹی کے بعد اس کو وہاں جب تفصیلی طور پر دیکھ لیا جائے تو پھر جو رائے آئے گی جی، ٹھیک ہے جی؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی بشیر بلور صاحب، آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں شکر گزار ہوں آپ کا، میں شکر گزار ہوں آپ کا سپیکر صاحب، یہ جو بل ہے، اس کے بارے میں Already، کیونکہ اس پہ ٹائم بھی ہو گیا ہے، امنڈمنٹس بھی آئی ہوئی ہیں۔ مفتی صاحب تشریف لائے تھے آپ کے چیمبر میں، ساتھ ان کے باقی ہمارے بزرگ بھی تھے تو ان کی ریکویسٹ یہ تھی کہ ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ میں بھی آپ سے ریکویسٹ کروں گا اور ہاؤس سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، وہاں Thrash out ہو کے آئے، اس کے بعد

اس کو پیش کیا جائے تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔ میں تمام ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی اسمبلی کے، جی سلیکٹ کمیٹی یا۔۔۔۔

وزیر قانون: Appropriate چې کومه کمیټی ده جی کنه هیلتھ، هیلتھ چې کوم دے جی۔

جناب سپیکر: لاء ریفارمز، سٹینڈنگ کمیٹی، سلیکٹ کمیٹی۔

وزیر قانون: هیلتھ ستینډنگ کمیټی، هیلتھ چې کوم ستینډنگ کمیټی ده دې وخت کښې، هغه۔

مسودہ قانون کا مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کے حوالہ کیا جانا

(خیبر پختونخواطبی پیوندکاری ریگولیٹری اتھارٹی، مجریہ 2012)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion, moved by the honourable Ministers and Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the concerned Committee. ٹھیک ہوگیا نا۔ جی بی بی نور سحر بی بی، جی بسم اللہ۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، زما خو به دا دغه وی چې رول 84 لاندې دا تاسو اسلامک کونسل ته ولیږئ چې دیکښې د اسلامک رولز سره هم پته ولګی چې آیا دا 'بل' اسلامک دے او که نه دے؟ مونږه دې ته، حیرانه یمه چې زمونږ په دې فورم باندې۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ کمیٹی پر ہی بات کر رہے ہیں تا کہ سارے مسائل کا پتہ چل سکے، اس پر اس وقت بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، کمیٹی میں آئے، اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: خیر ہے، ٹھیک ہے ٹھیک ہے، ٹھیک ہے عبدالاکبر خان، اچھا ہے۔ بس۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: لیکن سپیکر صاحب، مجھے حیرت ہے۔

جناب سپیکر: بس بی بی۔

محترمہ نور سحر: نہیں مجھے بات تو کرنے دیں سپیکر صاحب، مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: بس آپ کا View معلوم ہو گیا۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، ایک منٹ۔ سپیکر صاحب، میں اس پر حیران ہوں کہ ایک سو چوبیس ممبران میں سے کسی نے بھی زحمت نہیں کی کہ یہ بل پڑھیں، اس میں جو باتیں ہیں، کسی نے بھی اس کو Highlight نہیں کیا سوائے چمکنی صاحب کے اور میرا تو یہ ہے کہ کیا یہ سارے مسلم یہاں پر بیٹھے ہوئے نہیں ہیں، کیا یہ سب اس کو Accept کرتے ہیں، اس کی رو سے جو باتیں آ رہی ہیں کیا ہم کفر کی طرف جا رہے ہیں؟ اگر میرے بل 'ڈومیسٹک وائلنس' پر اتنا شور مچ جاتا ہے، مفتی کفایت اللہ صاحب نے تو اس پر کیوں شور نہیں مچایا جو کفر کی طرف ہم جا رہے ہیں اور کفر کی لائن ہم اختیار کر رہے ہیں؟ تو میں مفتی کفایت اللہ صاحب سے یہ کہہ رہی ہوں کہ 'ڈومیسٹک وائلنس' اگر ہم کو کفر تک لے جا رہا ہے تو یہ کہاں لے جا رہا ہے؟ اس میں جو باتیں ہیں، اس کو آپ ذرا پڑھیں، اس میں جو کلازز ہیں، انکو 'ڈیلیٹ' کرنا چاہئیں، ان کو بالکل صحیح کر کے واپس لانا چاہئیں۔ یہ میں نے واضح کیا ہے، امنڈمنٹس میں لائی ہوں نا۔

وزیر اطلاعات: کمیټۍ ته جی لاړو خو دا به هغه خبرې وکړی کنه، که دا خامخا په دې ځائے کوی، دا خبرې خو دې ځائے دی نه۔ نه کفر طرف ته ځی نه بل ځائے ته خو دې د پاره کمیټۍ ته لاړو چې کلیئر شی۔

جناب سپیکر: یہ ایسی بات ہے کہ لیجسلیشن ہے، اس میں سارے ہاؤس کا وہ بنتا ہے لیکن ابھی یہ چونکہ کمیٹی کے حوالے کیا گیا، آپ بھی اور معزز رکن مفتی صاحبان یا جو بھی ہیں، ان سب کو بھی کمیٹی میں بلایا جائے۔ جی آگے۔۔۔۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Next, Saqibullah Khan, please. Saqibullah Khan, member, Standing Committee No. 20 on P&D, to please move his motion.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 20 on Planning and Development Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member, Standing Committee No. 20 of P&D, to present the report of the Committee?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Ji Saqibullah Khan, member, Standing Committee No. 20 on P&D Department, to present before the House the report of the Committee.

Mr. Saqibullah Khan: Thank you, Sir. I request to present the report of the Standing Committee No. 20 on Planning and Development Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Ji honourable Adnan Wazir Sahib.

جناب عدنان خان وزیر: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زه سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره د دې هاؤس توجه غواړمه، دا رمضان نه مخکښې جی ما یو کوئسچن راوړے وو د بنوں یونیورسټۍ وائس چانسلر د اپوائنټمنټ په باره کښې نو دې هاؤس هغه سټینډنګ کمیټۍ ته ریفر کړو۔ په هغې کښې جی، لږ معمولی شان ستاسو توجه غواړمه، په هغې کښې دا جی شوی وو چې د بنوں یونیورسټۍ چې کوم ایکټ وو، د ایکټ لاندې چې کوم وائس چانسلر اپوائنټمنټ وو، هغه For four years renewable tenure وو، For four year renewable، دوه کاله او دوه کاله نو 2006 کښې د هغه اپوائنټمنټ وشو، په 2008 کښې د هغه Tenure ختمیدو نو 2008 کښې سینیټ ته هغه ریکویسټ وکړو نو سینیټ هغه ټائم ورته Extend کړو 2010 پورې، دوه کاله ئے نور ورکړو نو According to the Act، یونیورسټی ایکټ په مطابق په 2010 د هغه Tenure ختم شو۔ هغې نه پس بیا یو نوټیفیکیشن وشو چې Till arrival of the new Vice Chancellor، نو Till arrival of the new Vice Chancellor نه ایکټ کښې شته او نه قانون کښې شته او جی هغه په هغې باندې کار کولو۔ بیا جی هغې نه پس اوس په دې 12 تاریخ باندې د تیر شوی 12 تاریخ نن نه دوه ورځې مخکښې د هغه په ساټھ ساله باندې ریټائرمنټ وشو، هغه Still intact Vice Chancellor دے۔ آیا جی مونږه ته په دې صوبه کښې داسې یو پروفیسر صاحب

نه ملاویږی، داسې یو ماهر تعلیم نه ملاویږی چې هغه مونږ د بنوں یونیورسټئ وائس چانسلر ولګوؤ؟ آیا دے به مونږ په دې یونیورسټئ کښې هلته ښخوؤ نور؟ دا جی ډیره ده، زمونږ د پاره دې هاؤس د پاره او د دې ایوان د پاره ځکه د دې معزز ایوان نه جی هغه کوئسچن زما والا ریفر شوے وو سټینډنګ کمیټئ ته، تر ننه تاریخه پورې هغې میټنګ نه راغوښتلے شو او اوس هم هغه یو ریټائرډ کس په 12 تاریخ باندې، نه خو جی قانون شته، نه رولز شته، نه ایکټ شته، د یونیورسټئ چې کوم ایکټ دے، د هغې مطابق هغه خو په 2010 کښې ختم شوے دے نو 2010 نه پس هغه ته یو نوټیفیکیشن کیږی Till arrival of the new Vice Chancellor، نو په هغې باندې خو جی زما کوئسچن سټینډنګ کمیټئ ته ریفر شوے وو نو ستاسو د چیئر نه جی زه د انصاف توقع کومه چې په 12 تاریخ باندې هغه په ساټھ ساله باندې ریټائر شوے دے نو هغه څنګه په کرسئ باندې ناست دے؟ ماته د دې وضاحت را کړئ۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری بنچز سے، میاں افتخار صاحب! میاں افتخار صاحب، یا کوئی اور۔

وزیر اطلاعات: داسې ده جی چې اوس دلته خو ایجوکیشن وزیر صاحب شته دے نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ سے انفارمیشن لے لیں۔

وزیر اطلاعات: او جی، دا بالکل، دا خبره ټیکنیکل ده چې دوئ وائی چې هغه ریټائرډ شوے دے او تر اوسه پورې ناست دے چې دا ولې ناست دے؟ نو دا یو ټیکنیکل خبره ده، دا خو د ځان نه چې جواب ورکوم مناسب به نه وی۔

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ سے آپ انفارمیشن لے لیں اور Monday کے سیشن میں آپ اس کا جواب دیں گے۔ تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: داسې ده جی، که دوئ خامخا تسلی کول غواړی، د کال اټینشن په ذریعه د راشی، کمیټئ ته به لاړ شی نو بیا به مطلب دا دے دا خبره به هلته بیخی سپینه شی۔

جناب سپیکر: چرته؟

وزیر اطلاعات: مطلب دے چې که د کال اټینشن په ذریعه دے راشی۔

جناب عدنان خان وزیر: نه جی کمیټۍ ته خو Already تلے دے دا کوئسچن-----

وزیر اطلاعات: نه کمیټۍ کښې بیل دے، د دې د پاره چې دا ته وائي چې اوس ناست دے او ریټائرډ دے۔

جناب سپیکر: هاں جی تاسو، تاسو د دې متعلق انفارمیشن واخلئ، Monday باندې به ئے هاؤس ته پیش کړئ۔ تهینک یو جی۔

وزیر اطلاعات: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔ مهربانی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی آنریبل، جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، دا یو مسئله ده جی او زما په خیال کښې چې دلته ناست ټومره ممبران دی یا دلته 124 نو 124 ممبرانو سره که خبره وکړې جی نو هم دغه مسئله به جی دوئ ټولو ته وی جی او اصل مسئله ده د واپډې د کارکردګۍ جی، سر زما په حلقه کښې دوه درې یونین کونسله داسې دی جی سپیکر صاحب، چې په هغې کښې چوبیس ګهنټې پس بجلئ راځی جی، چوبیس ګهنټې پس جی، شیخان شو جی، مسترزئی شو او داسې جی ماشو خیل او دا ایریا سلیمان خیل او دا ایریا جی، مونږ سر چې کله نه راغلی یو، مونږ واپډې والا سره خبره کوله چې تاسو دا بجلئ مسئله حل کړئ او جواب کښې به مونږ ته بار بار دا خبره راتله چې دوئ بلونه نه ورکوی جی۔ سر، دا خبره ستاسو په نوټس کښې هم ده چې یو ځل مونږ لاړو او دې خلقو سره مو جرګې وکړې او دوئ له مو بلونه هم راجمع کړل، Arrears هم ورکښې سر راجمع کړل او دا مونږه پیش کړل دوئ ته چې دا واخلئ بلونه او دا Arrears، اوس خو خپله خبره وکړئ جی۔ سر، دوئ کله هم خپل چې کوم لوظ مونږ سره او خلقو سره کړے وو جی، هغه ئے پوره نکړو جی۔ بیا سر یو پیسکو چیف لاړو، دویم پیسکو چیف چې هغه سره سر، ستاسو په چیمبر کښې خبره وشوه جی، نو هغه راته دا خبره وکړه چې یره هغه زوړ چې کوم چیف وو، د هغه دا نااهلی وه، اوسه پورې ئے د میټرو د پاره درخواست نه دے ورکړے نو تاسو ته به هغه میټرې چرته نه لګوی؟ زه به کوم۔ هغه سره هم میټنګز وشول، بیا دا خبرې راغلې د کنډو او دغه کیږی

بیا مونږه جرګې وکړې، بیا کور په سر باندې مونږه پیسې راغونډې کړې، بیا دوئ له لاړو او دوئ سر خپل دغه ونکړو، کله به ئے وئیل چې درې ستنې لګی، کله به ئے وئیل چې پینځه ستنې لګی سر۔ جناب سپیکر صاحب، هغې نه پس زمونږ سینیټر زاهد خان صاحب یو میټنګ رااوغوښتو او د پیښور ایم پی اے ګان هم رااوغوښتو جی، بدقسمتئ سره مونږ هغه وخت پی اے سی کښې وو، زه ورکښې نه وومه خو هغې نه پس میاں صاحب دلته ناست دے جی او د دوئ مونږه یو میټنګ رااوغوښتو، په هغې کښې بریګیډئر صاحب، نن سبا چې چیف پیسکو دے، د هغه طرف نه خبره وشوه جی، شرائط ورکښې داسې وشو چې تاسو به بلونه ورکوئ، کنډې به لرې کوئ او مونږ به تاسو له د بجلئ مسئله حل کوؤ جی۔ په هغې کښې دا فیصله هم وشوه چې کوم Arrears دی جی، سر هغه Arrears چې دی، هغه به مونږه معاف کوؤ جی او تاسو ته به مونږه دا درې څلور ستنې لګوؤ، که نور څه پرابلمز وی، دا به مونږ Resolve کړو سر۔ د دې خبرې سر دا پینځمه میاشت ده جی، دا څلورم ځل دے چې مونږه خلقو نه جی بلونه راغونډ کړو جی، دوئ له ئے ورکړو جی او دوئ سره چې خبره کوؤ، دوئ د هغې خبرې نه پسر شی جی۔ مونږ ته خلق ناست دی او مونږه ته بار بار دا خبره کوی لګیا دی چې تاسو خو مونږه سره وعده کړې وه جی۔ میاں صاحب زما ،او زما د نورو ملګرو سره دا ډیر لوئے استحقاق مجروح کیږی لګیا دے۔ سر په دیکښې مونږه خلقو ته دروغژن کیږو او مسئله ده د واپډې نااهلی ده جی۔ زه به سر مثال درکړمه جی، دوه درې نور زما په څوکنو کلی کښې جی چې 99% Sir billing دے او Correct billing دے او دا زه چیلنج کوم چې ان شاءالله، کم از کم په کلو کښې، زمونږ په کلو به داسې نه وی، په هغې اوس هم اتهاره ګهنټې دوئ لوډ شیډنګ کوی او ورسره چې چرته کنډې وی، هلته نه کوی، ځکه هلته هغه خلق داسې دی چې د دوئ ملګرتیا ده ورسره سر۔ واپډا خپله نااهلی د دوئ Inefficiency د دوئ Unprofessionalism د هغې نقصان مونږ ته دلته کښې چې کوم Representatives دی، هغوی ته کیږی لګیا دے۔ جناب سپیکر صاحب، دا واحده اداره ده چې د دې دومره تباهی شوې ده او مونږ ئے تپوس نه شو کولے چې دلته چې څومره Augmentations کیږی، دې هاؤس کښې چې کوم

ناست دی، Senior colleagues دلته ناست دی جی، دوئ په کروړنو په اربونو روپو باندې ټرانسفارمرې اخستی دی، مونږ ورله سودا اخلو جی او دوئ پرې کاروبار کوی او مونږ په هغې کبنې چارج کوی لګیا دی۔ټول غیر قانونی کار راروان دے سر۔ بیا چې چیف صاحب ته ټیلی فون وکړو جی، که دے وی هم نو په ټیلی فون خو جواب نه ملاویږی۔ تاسو به Hold کړئ، ځوک میجر به درته ټیلی فون کوی، ځوک ډائریکټر به درته ټیلی فون کوی او بیا به جی وائی Walk باندې وتلے دے، دا دے د LRH چیف ایګزیټو دے د واپډې نه دے، دے په راؤنډ باندې وتے دے جی او دومره Courtesy نشته دے چې واپس ټیلی فون وکړی جی خو سر هغه د هم سر وخوری، چې کوم لوظ مونږ سره شوے دے چې کوم دوئ ته Commitment شوے دے، کوم د سینیټر صاحب پرې میټنګ شوے دےاو میاں صاحب سره لوظ ئے کړے دے جی، زه دا وایم لګیا یم، مخکښې سر ستاسو په مخکښې هم ما ورته ښودلی وو چې مونږ خپل بلونه ورکړی دی، بیا هم ورکوؤ لګیا یو او دوئ سر خپلې وعدې نه پوره کوی۔ مونږ سر دې حالاتو ته مجبوریږو لګیا یو چې هلته خلق مونږ ته بلوه کیږی لګیا دے، لاء اینډ آرډر سیچویشن جوړیږی یو خوا، هر یو کار جی بې اصولئ سره روان دے۔ مونږ ته ئے وئیلی وو چې تاسو له به مونږ درې ټیسکو نه دغه ورکوؤ، درې که څلور پولز به لګوؤ او ټیسکو نه به تاسو ته مونږه دغه درکوؤ۔ دا خبره ئے خپله وکړله جی، ټیکنیکل خبره ده، مونږه ورسره نه ده کړې، میاں صاحب ناست دے، مونږه ته وائی چې تاسو اووایئ، مونږ ورته اووئیل چې زمونږ دې سره کار نشته خو تاسو دا مهربانی وکړئ مونږ له دا مسئله ټهیک کړئ خو سر دا مونږه خلقو ته دروغژن کوی لګیا دی، په چل باندې مونږه Arrears راجمع کړو، دوئ په هغې کښې خپل Efficiency اوښائی او حال ئے دا وی چې خپل لوظ باندې، زه ریکویسټ کومه جی چې تاسو د دې یو لائحه عمل، راولئ هغه چیف ایګزیکټیو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او دا ټول رااوغواړئ سر چې دا مسئله مونږ ته حل کړی جی۔

جناب سپیکر: دې سلسله کښې زه د رته دا اووایم جې چې دا Arrears معاف کول، دا د بریګیډئر او د دې خلقو، د پیسکو د چیف د لیول خبرې نه دی۔ دا ئے که څه هم کړی دی، غلط بیانی ئے کړې ده۔ دا ستاسو نه د ټول پیښور، د چارسدې او د ګیر چاپیره او بیا د ټولو نه زیات د Arrears مسئله په جنوبی اضلاع کښې، ټانک، بنوں او دغه طرف ته arrears 70% دی۔ اوس تاسو لږ، یو منټ تاسو صبر وکړئ، په دې باندې Monday ته 17 تاریخ باندې 10.30 بجې د پیسکو بورډ سره د پارټی لیډرز، دا څومره چې مشران دی او زمونږ د پاور کمیټی، سټینډنګ کمیټئ، د دې ټولو په کانفرس روم کښې 10.30 بجې میټنګ دے۔ په هغې کښې به بورډ هم ټول وی، دا چیف ایګزیکټیو پیسکو به هم وی۔ د دې Arrears متعلق خبره به هم کیږی چې دا به فیډرل ګورنمنټ، د وزیراعظم او د هغه کیبنټ د لیول خبره ده۔ دلته چې څه هم دوئ وئیلی دی، غلط بیانی ئے کړې ده، غلط کار ئے وئیلے دے۔ اوس به هغه Streamline کیږی، په Monday باندې به تاسو خامخا 10.30 بجې سره د بشیر بلور صاحب، میاں صاحب دوئ، تاسو ټول به راځئ، سره د نورو پارټو د مشرانو۔ 10.30 بجېMonday باندې ان شاءالله په دې باندې Detailed meeting دے۔ د ټولې اسمبلئ که څومره ممبران پکښې نور دلچسپی اخلی، هغه هم ټول راشئ۔ دې Arrears باندې، لوډ شیډنګ باندې او د دې سره Related نورو مسئلو باندې۔ شکریه جی۔ تهینک یو۔ بانګ وائی، اذان شروع دے۔ (قطع کلامی) په دې باندې خو خبره راغله۔ اذان----

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: اوس خو ما د رته دومره کهلاؤ، کلیئر دغه درکړو چې بله ورځ میټنګ ته ټول راشئ هغه وقتی طور ئے تاسو له ئے ډسپرین یا اسپرین یا Pain killer درکولو او ایشو نه ختمیدله، ایشو به ختمیږی چې دا ټول پارټی لیډرز تاسو ورکښې کښینئ او دا خبره به په هغې کښې Solve کیږی۔

جناب سلیم خان(وزیر بہبودی آبادی): جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی دا تاسو اوس څه وایئ؟ سلیم خان، نو ته خو منسټر یې، تاسو له پکار دی چې ډنډا استعمال کړئ۔

وزیر بہبود آبادی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک اہم قرارداد اس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں لواری ٹنل کے حوالے سے۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر بہبود آبادی: لواری ٹنل، چونکہ ہمارے لوگ، چترال کے لوگ اس وقت پھنسے ہوئے ہیں، لواری ٹاپ بند ہو چکا ہے برفباری کی وجہ سے اور لواری ٹنل کے اندر کام شروع ہے جس کی وجہ سے ٹنل ہفتہ میں صرف تین دن کیلئے کھولا جا رہا ہے۔ سر میں ایک قرارداد اس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں، لہذا درخواست ہے کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کیا جائے اور ہمیں یہ قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی، لږ صبر وکړه۔ غلام محمد، تاسو هم په دې باندې، آپ بھی اس پر-----

جناب غلام محمد: جناب سپیکر صاحب! آپ مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دے دیں-----

جناب سپیکر: ہاؤس سے پوچھتے ہیں کہ اگر ہاؤس اجازت دیدے تو ٹھیک ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Minister, Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honorable Minister, Members are allowed to move their resolution.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فرسټ سلیم خان دے کنه، جی پہلے آپ، پھر اسکے بعد مفتی صاحب۔

قراردادیں

جناب سلیم خان (وزیر بہبودی آبادی): چونکہ لواری ٹاپ شدید برفباری کی وجہ سے عام ٹریفک کیلئے بند کیا گیا ہے اور ضلع چترال کا رابطہ ملک کے دیگر حصوں سے منقطع ہو چکا ہے، واحد زمینی راستہ لواری ٹنل جس پر تعمیراتی کام شروع ہے اور ہفتے میں صرف تین دن کیلئے ٹنل کو ٹریفک کیلئے کھول دیا جاتا ہے۔ چونکہ دیر اور

چترال اور دیگر علاقوں کے ہزاروں مسافر جن میں بوڑھے، بچے، خواتین اور مریض شامل ہیں، ٹریفک کا متبادل راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹنل کے آس پاس پھنس جاتے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ این ایچ اے کو ہدایت کی جائے کہ موسم سرما میں یعنی جب تک لواری ٹاپ ٹریفک کیلئے نہ کھولا جائے اس وقت تک عام مسافروں کی آمد و رفت کیلئے لواری ٹنل کو روزانہ پانچ گھنٹوں کیلئے کھول دیا جائے۔

جناب سپیکر: پانچ گھنٹوں کیلئے، آپ نے آٹھ گھنٹے لکھا ہے۔

وزیر بہبودی آبادی: روزانہ پانچ گھنٹوں کیلئے، چونکہ اس میں کام بھی جاری ہے سر اور ہم کام بھی نہیں رکوانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب! انور خان صاحب، انور خان، یہی ریزولیوشن آپ بھی پڑھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: میں پڑھنا چاہتا ہوں جی۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ لواری ٹاپ شدید برفباری کی وجہ سے عام ٹریفک کیلئے بند کیا گیا ہے اور ضلع چترال کا رابطہ ملک کے دیگر حصوں سے منقطع ہو چکا ہے، واحد زمینی راستہ لواری ٹنل جس پر تعمیراتی کام شروع ہے اور ہفتہ میں صرف تین دن، یہ تین دن نہیں بلکہ تین گھنٹے ہیں جی، تین گھنٹوں کیلئے کھولتے ہیں اور ٹریفک کیلئے کھول دیا جاتا ہے۔ چونکہ دیر خاص اور چترال کی طرف سے ہزاروں مسافر جن میں بوڑھے، بچے، خواتین اور مریض شامل ہیں، پھنس جاتے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ این ایچ اے کو ہدایت کی جائے کہ موسم سرما میں یعنی جب تک لواری ٹاپ ٹریفک کیلئے کھولا نہ جائے اس وقت تک عام مسافروں کی آمد و رفت کیلئے لواری ٹنل روزانہ آٹھ گھنٹوں کیلئے کھول دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، زما۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں منسٹر کہتے ہیں کہ پانچ گھنٹے، آپ کہتے ہیں آٹھ گھنٹے، میں ہاؤس کو کونسا Put کرونگا؟

وزیر بہبودی آبادی: پانچ گھنٹے کر لیں جی، پانچ گھنٹے کر لیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ایک منٹ۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: آٹھ گھنٹې پکار دی چې درې شفټه کېنې کار کېږی۔ هلته په دریو شفټو کېنې کار کېږی سپیکر صاحب، اته اته گھنټې شفټ دے نو چې یو شفټ ورله ورکړی نو هغوی دوه شفټه کار کوی۔

جناب سپیکر: آٹھ گھنٹے؟

وزیر بہبود آبادی: چونکہ ہم انکے کام کو بھی نہیں رکوانا چاہتے ہیں۔ چونکہ پہلے جب تک کام ہوگا یہ 'کمپلیٹ' ہوگا Timely، ہم چاہتے ہیں کہ اگر پانچ گھنٹے روزانہ ہمیں مل جائے تو ہمارے لوگوں کیلئے آسانی ہوگی۔ وہ یہ ہے------

جناب سپیکر: پہلے آپ ایک چیز پر متفق ہو جائیں۔ آپ اس میں دو بندے متفق نہیں ہو رہے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی: پانچ گھنٹے کیلئے ہم ریکویسٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر بہبود آبادی: پانچ گھنٹے کیلئے۔

جناب سپیکر: پانچ گھنٹے۔ اس میں، یہ ریزولیوشن ہے، اس میں یہ آٹھ گھنٹے کاٹ کے پانچ گھنٹے کئے جائیں۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Minister / Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. ہاں جی، مفتی صاحب، یہ کیا ہے آپ کا؟

مفتی کفایت اللہ: یہ ایک قرارداد ہے جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ پڑھیں۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ نے سن 50ء کی دہائی میں پاکستان کو سوئی گیس کی نعمت سے نوازا۔ شروع سے لیکر آج تک مساجد اور مدارس کو سوئی گیس کی فراہمی عام گھریلو صارفین کی طرح کی جارہی تھی جبکہ مسلمانوں کا روزاول سے یہ مطالبہ رہا ہے کہ مساجد اور مدارس کو گیس رعایتی نرخوں پر مہیا کی جائے مگر ہمارے اس مطالبہ کی بجائے 'اوگرا' نے 22 ستمبر 2012 سے مساجد اور مدارس کو عام گھریلو صارفین کے زمرے سے نکال کر ظالمانہ طور پر انہوں نے معاشی بوجھ ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے مساجد اور مدارس گیس کنکشن کے اخراجات 3ہزار روپے سے بڑھ کر 31ہزار روپے کر دیئے گئے ہیں۔ سروس لائن کی رقم 15 سو سے 5ہزار اور سیکورٹی کی رقم 15 سو سے بڑھا کر 36ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ یعنی کوئی شخص اپنے گھر کیلئے گیس کنکشن حاصل کرے تو اسے 3ہزار اور اللہ کے گھر کیلئے کنکشن حاصل کرے تو 31ہزار روپے دینا ہونگے۔ اسی طرح مساجد اور مدارس کی گیس 5 سو فی یونٹ مقرر کی ہے اور اس میں کوئی رعایت نہیں اور انکو تین درجاتی نرخوں سے محروم کیا گیا ہے۔ گھریلو صارفین کیلئے کم سے کم بل کی رقم

دو سو روپے جبکہ مساجد اور مدارس کیلئے دو سو روپے سے بڑھا کر 3 ہزار 5 سو روپے کر دی گئی ہے۔ چونکہ عموماً مساجد اور مدارس میں وضو کیلئے گرم پانی تین مہینوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اور بقیہ نو مہینوں میں گیس استعمال نہیں ہوتی مگر 'اوگرا' کے نئے نوٹیفیکیشن کی بنیاد پر ان مہینوں میں بھی ماہانہ بل 9X3600 برابر ہے 32400 روپے ادا کرنا ہونگے۔ اس کے علاوہ گیس کے استعمال کے حساب سے 5 سو روپے فی یونٹ مزید ادائیگی بھی کرنا ہو گی۔ 'اوگرا' کی جانب سے مساجد اور مدارس کے ساتھ اس ظالمانہ اور غیر مساویانہ رویہ پر پورے ملک کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام میں سخت تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ ملک بھر میں مساجد و مدارس کے ساتھ 'اوگرا' کی ظالمانہ روش بند کروائے اور مساجد و مدارس گیس کنکشن اور بل کے پرانے طریقہ کار یعنی 22 ستمبر 2012 سے پہلی والی پوزیشن بحال کروا کر پاکستان کے عوام کے اضطراب کا ازالہ ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ بشیر بلور صاحب، آپ کے اور عبدالاکبر خان، آپ کے بھی دستخط ہیں، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے تو آپ بھی پڑھنا چاہتے ہیں یا مفتی صاحب نے جو پڑھ لیا، وہ کافی ہے؟ بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب، جو پہلی ریزولیوشن ٹنل کے بارے میں تھی، اس کو بھی ہم ساروں نے Accept کیا ہوا ہے۔ یہ بھی Unanimously پاس ہو گئی ہے اور ہم بھی اس میں ہیں، Signatories ہونے چاہئیں اور اس میں بھی ہم ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو ہم پاس کر دیتے ہیں، پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ہم نے دستخط کر دیئے ہیں، بس پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Minister / Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes'have it. The resolution is adopted unanimously. The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of Monday afternoon, 17-12-2012. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 17 دسمبر 2012ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)